

# ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

| Information       | Details                  |
|-------------------|--------------------------|
| Course Code       | 472                      |
| Course Title      | Quran Hakeem (حکیم قرآن) |
| Assignment Number | 4 (Units 15–18)          |
| Semester          | Autumn                   |
| Academic Year     | 2026                     |

## Our Services

Mr Pakistani provides AIOU solved assignments, guess papers, past papers, project assistance, CV making, E-Pay services, website development, WordPress services, and other educational and digital solutions. For assignments, guess papers, educational help, and other services, contact us on WhatsApp: 03036940016.

## Join Our WhatsApp

WhatsApp Group — [\(Click Here\)](#)

WhatsApp Channel — [\(Click Here\)](#)

## امتحانی مشق نمبر: 4

سوال نمبر: 1: سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۱۲۱ تا ۱۲۹ کا سلیس ترجمہ اور مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

پس منظر و شان نزول (آیات ۱۲۱ تا ۱۲۹)

یہ آیات مبارکہ غزوہ احد (۳ ہجری) کی تفصیلی روشنی میں نازل ہوئی ہیں۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کو ابتدائی فتح کے بعد تیر اندازوں کی ایک اجتہادی غلطی کی وجہ سے عارضی عزیمت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر اور غزوہ احد کے واقعات کا موازنہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی تربیت، صبر، تقویٰ اور نصرت الہی کے بنیادی شرائط کو واضح فرمایا ہے۔

سلیس و با محاورہ ترجمہ (آیات ۱۲۱ تا ۱۲۹)

۱۲۱۔ اور (اے نبی!) اس وقت کو یاد کیجیے جب آپ صبح کے وقت اپنے اہل خانہ سے نکل کر مومنوں کو جنگ کے لیے مورچوں پر قائم کر رہے تھے، اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۲۲۔ جب تم میں سے دو گروہوں (بنو سلمہ اور بنو حارثہ) نے بزدلی دکھانے کا ارادہ کیا، حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا، اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

۱۲۳۔ اور یقیناً اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ تم (تعداد و سامان میں) نہایت بے بس و کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو۔

۱۲۴۔ جب آپ مومنوں سے فرما رہے تھے کہ: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار نازل کیے گئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟

۱۲۵۔ ہاں! اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور کافر اپنے جوش میں تم پر اچانک حملہ کر دیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری امداد فرمائے گا۔

۱۲۶۔ اور اللہ نے اس مدد کو صرف تمہاری خوشخبری اور تمہارے دلوں کی تسلی کے لیے بنایا، اور نصرت و فتح صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست، حکمت والا ہے۔

۱۲۷۔ تاکہ وہ کافروں کے ایک حصے کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل و خوار کر دے تاکہ وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔

۱۲۸۔ (اے نبی!) اس معاملے میں آپ کا کوئی اختیار نہیں، چاہے اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۱۲۹۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ نہایت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

تفصیلی مفہوم و تربیتی معارف

- ۱۔ فوجی تدبیر اور قیادت نبوی: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے لیے مدینہ سے نکل کر جبل احد کو پشت پر رکھا اور جبل رماٹ پر ۵۰ تیر اندازوں کو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں متعین کیا۔ قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ کی اس عسکری تنظیم اور مورچہ بندی کی تعریف فرمائی۔
- ۲۔ نصرت الہی کی بنیادی شرائط (صبر و تقویٰ): ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ فرشتوں کا نزول اور غیبی امداد کسی تعداد یا اسلحہ کی مرہون منت نہیں ہوتی بلکہ اس کی بنیادی شرائط 'صبر' (میدان میں ڈٹ جانا) اور 'تقویٰ' (رسول کے حکم پر قائم رہنا) ہیں۔
- ۳۔ غزوہ بدر کی یاد دہانی: جب غزوہ احد میں مسلمان گھبرا گئے تو اللہ نے غزوہ بدر یاد دلایا کہ بدر میں ۳۱۳ کے مقابلے میں ۱۰۰۰ کا لشکر تھا، مگر شکر اور توکل کی بنیاد پر اللہ نے ۳۰۰۰ اور ۵۰۰۰ فرشتوں سے مدد فرمائی۔
- ۴۔ مقام رسالت اور توحید خالص (آیت ۱۲۸): جب غزوہ احد میں حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور رخسار انور زخمی ہوا تو آپ کے منہ سے نکلا کہ 'وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے نبی کو زخمی کیا'۔ اس پر آیت ۱۲۸ نازل ہوئی جس نے ثابت کیا کہ ہدایت اور سزا کا مالک صرف اللہ ہے، حتیٰ کہ بعد میں وہی کفار (مثلاً حضرت خالد بن ولید اور ابو سفیان) اسلام لائے۔

### سوال نمبر: 2: سورہ آل عمران کے رکوع نمبر ۱۵ کا سلیس ترجمہ کریں نیز ان آیات کا مفہوم بیان کریں۔

#### جواب:

#### تعارف رکوع نمبر ۱۵ (آیات ۱۴۴ تا ۱۵۳)

غزوہ احد کے دوران جب یہ افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو بعض مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اس حادثہ کی حقیقت بیان کی، ثابت قدم کا درس دیا اور فتح و نصرت کے اصول واضح فرمائے۔

#### سلیس و با محاورہ ترجمہ (آیات ۱۴۴ تا ۱۵۳)

۱۴۴۔ اور محمد (ﷺ) تو صرف ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ تو کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم اٹلے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو اٹلے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا، اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

۱۴۵۔ اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتی، اس کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو دنیا کا ثواب چاہے گا ہم اسے دنیا سے دیں گے اور جو آخرت کا ثواب چاہے گا ہم اسے آخرت سے دیں گے۔

۱۴۶۔ اور کتنے ہی انبیاء ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں (ربانین) نے جنگ کی، تو اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں سے نہ تو وہ دل شکستہ ہوئے اور نہ کمزور پڑے اور نہ ہی وہ باطل کے سامنے ہچکے، اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۳۷۔ اور ان کی بات اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں اور ہماری زیادتیوں کو معاف فرما، ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

۱۳۸۔ پس اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہترین ثواب بھی، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۳۹۔ اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی بات مانو گے تو وہ تمہیں اٹلے پاؤں موڑ دیں گے پھر تم نقصان اٹھانے والے بن جاؤ گے۔

۱۴۰۔ بلکہ اللہ تمہارا مولا (مددگار) ہے، اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔

۱۴۱۔ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا جن کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا ٹھکانہ بہت برا ہے۔

۱۴۲۔ اور اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو کاٹ رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے ازدلی دکھائی اور حکم میں اختلاف کیا اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اس نے تمہیں تمہاری محبوب چیز (فتح) دکھا دی تھی۔ تم میں سے کچھ دنیا چاہتے تھے اور کچھ آخرت کے طالب تھے۔ پھر اس نے تمہیں آزمانے کے لیے ان سے پھیر دیا، اور اس نے تمہیں معاف کر دیا، اور اللہ مومنوں پر فضل کرنے والا ہے۔

۱۴۳۔ جب تم اوپر چڑھے جا رہے تھے اور کسی کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول (ﷺ) تمہیں تمہارے پیچھے سے پکار رہے تھے، تو اللہ نے تمہیں غم پر غم دیا تاکہ تم ہاتھ سے نکلی ہوئی چیز اور پہنچنے والی مصیبت پر غمگین نہ ہو، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

### تفصیلی مفہوم و تجزیہ

۱۔ عقیدہ ختم نبوت و ثبات قدم (آیت ۱۴۴) : یہ آیت اسلام کا ایک عظیم سنگ میل ہے۔ جب غزوہ احد میں شہادتِ نبوی کی افواہ اٹھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی نڈھال ہو کر بیٹھ گئے۔ یہ آیت نازل ہوئی اور بعد میں وصالِ نبوی ﷺ کے وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہی آیت تلاوت کر کے تمام صحابہ کو ثبات قدم بخشا کہ 'محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ دنیا سے پردہ فرما جائیں تو بھی اللہ کا دین ابدی ہے'۔

۲۔ اسلاف انبیاء کے پیروکاروں کا اسوہ : انبیاء سابقین کے ساتھ مل کر لڑنے والے ربانین کی صفت یہ تھی کہ وہ مصائب پر دل شکستہ نہیں ہوتے تھے بلکہ اپنے گناہوں کی معافی اور ثبات قدم کی دعا مانگتے تھے۔

۳۔ شکستِ احد کے اسباب کا الہی تجزیہ (آیت ۱۵۲) : اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو واضح فرمایا کہ ابتدائی فتح کے بعد جن ۵۰ تیر اندازوں نے جبلِ رمات چھوڑا، ان کی نافرمانی، دنیا، مالِ غنیمت (کی طرف رغبت اور باہمی اختلاف کی وجہ سے فتح عارضی عزیمت میں بدل گئی۔ اس کے باوجود اللہ نے مسلمانوں پر فضل فرمایا اور ان کی غلطی معاف کر دی۔

## سوال نمبر: 3: سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۱۵۴ اور ۱۵۵ کا سلیس ترجمہ کریں اور ان آیات کے مضامین کی وضاحت کریں۔

**جواب:**

**سلیس و با محاورہ ترجمہ (آیات ۱۵۴ اور ۱۵۵)**

۱۵۴۔ پھر اس نے غم کے بعد تم پر ایک امن و اطمینان نازل فرمایا، یعنی ایک اونگھ جس نے تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ لیا، اور ایک دوسرا گروہ (منافقین) ایسا تھا جسے صرف اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ کے بارے میں ناحق زمانہ جاہلیت جیسے گمان کر رہے تھے۔ وہ کہتے تھے: کیا اس معاملے میں ہمارا بھی کچھ اختیار ہے؟ (اے نبی!) آپ فرما دیجیے: تمام امور کے اختیارات صرف اللہ ہی کے پاس ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں: اگر اس معاملے میں ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ فرما دیجیے: اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کے لیے قتل ہونا لکھا جا چکا تھا وہ نکل کر اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور پہنچ جاتے، تاکہ اللہ تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو تمہارے دلوں میں ہے اسے پاک کر دے، اور اللہ دلوں کے بھیدوں سے خوب واقف ہے۔

۱۵۵۔ بے شک تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دو جماعتیں باہم نکرائیں، ان کو شیطان نے ان کے بعض برے اعمال کی وجہ سے پسپا کر دیا تھا، اور یقیناً اللہ نے انہیں معاف کر دیا، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا، حلم والا ہے۔

### مضامین کی تفصیلی علمی وضاحت

- ۱۔ اونگھ کا معجزہ اور سکونِ قلب: احد کی سخت پریشانی کے بعد سچے مومنین پر میدانِ جنگ میں غنودگی (نعاس) طاری ہو گئی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلواریں میرے ہاتھ سے بار بار گر رہی تھیں اور مجھ پر اونگھ طاری تھی۔ یہ اللہ کی طرف سے سکون و اطمینان کی غیبی علامت تھی۔
- ۲۔ منافقین کا منافقانہ طرزِ عمل: اس کے برعکس عبداللہ بن ابی اور اس کے المنافقین کو صرف اپنی جان بچانے کی فکر تھی۔ وہ اللہ کے بارے میں بدگمانی کر رہے تھے کہ اسلام نعوذ باللہ ختم ہو گیا۔ وہ کہنے لگے 'اگر ہماری بات مانی جاتی تو ہمارے بندے نہ مارے جاتے'۔
- ۳۔ تقدیر الہی کا ناقابلِ شکست قانون: اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرماتے ہوئے تقدیر کا سنہری اصول بیان کیا کہ موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے۔ اگر کوئی مضبوط قلعوں یا گھروں کے اندر بھی چھپ جاتا تو بھی موت اسے کھینچ کر قتل گاہ تک لے آتی۔
- ۴۔ صحابہ کرام کی خطا پر معافی الہی (آیت ۱۵۵): (احد میں جن صحابہ سے فرار یا کوتاہی ہوئی، شیطان نے ان کے ماضی کی چھوٹی کوتاہیوں کے ذریعے ان کے قدم اکھاڑے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا 'وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ' (اللہ نے انہیں معاف کر دیا)۔ اس سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مغفور اور عادل ہیں۔

## سوال نمبر: 4: سورہ آل عمران کے رکوع نمبر ۱۸ کا ترجمہ و تشریح قلمبند کریں۔

**جواب:**

### تعارف رکوع نمبر ۱۸ (آیات ۱۷۲ تا ۱۸۰)

اس رکوع میں غزوہ حراء الاسد کے ایثار و شجاعت، منافقین کی سازشوں کا توڑ، اور بخل و عدم اتفاق کے خوفناک عواقب کا مفصل بیان ہے۔

### با محاورہ ترجمہ (آیات ۱۷۲ تا ۱۸۰)

۱۷۲۔ جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا، ان میں سے نیکی اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے بڑا اجر ہے۔

۱۷۳۔ وہ لوگ جن سے لوگوں نے کہا کہ: کافروں نے تمہارے خلاف بڑا لشکر جمع کر لیا ہے لہذا ان سے ڈرو، تو اس بات نے ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور انہوں نے کہا: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

۱۷۴۔ پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی، اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

۱۷۵۔ یہ تو صرف شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

۱۷۶۔ اور (اے نبی!) جو لوگ کفر میں تیزی دکھاتے ہیں ان کی وجہ سے آپ غمگین نہ ہوں، وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

۱۷۷۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۸۔ اور کافر یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے، ہم تو انہیں اس لیے مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ گناہ میں اور بڑھ جائیں اور ان کے لیے ذلت ناک عذاب ہے۔

۱۷۹۔ اللہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑنے والا نہیں جس پر تم ہو جب تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ نہ کر دے، اور اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دینے والا نہیں لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

۱۸۰۔ اور جو لوگ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، وہ اس بخل کو اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لیے نہایت برا ہے۔ عقرب قیامت کے دن ان کے گلے میں وہ مال طوق بنا کر پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا، اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

**جامع و مفصل تشریح**

۱۔ غزوہ حراء الاسد اور جذبہ ایمان: احد کے اگلے ہی دن جب مسلمان زمی تھے، ابو سفیان کے لشکر کے تعاقب کے لیے نبی ﷺ نے حکم دیا تو زخمی صحابہ نے بلا تاخیر لبیک کہا۔ جب منافقین نے ڈرانے کی کوشش کی تو صحابہ نے نعرہ لگایا: 'حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ' (ہمیں اللہ کافی ہے)۔

۲۔ سنت الہی - مہلت اور امتحان: اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کافروں اور ظالموں کو فوری سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت دیتا ہے تاکہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔ آزمائش کا مقصد سچے مومنوں کو منافقوں سے ممتاز کرنا ہے۔

۳۔ بخل کا خوفناک انجام (آیت ۱۸۰): جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال جمع کر کے بخل کرتے ہیں، قیامت کے دن وہی مال ایک زہریلے سانپ یا لوسہ کے طوق کی صورت میں ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

### سوال نمبر: 5: سورہ آل عمران کے آخری رکوع کے مضامین پر مفصل نوٹ لکھیں۔

#### جواب:

#### تعارف و عظمتِ آخری رکوع (آیات ۱۹۰ تا ۲۰۰)

سورہ آل عمران کا آخری رکوع (آیات ۱۹۰ تا ۲۰۰) قرآنی مضامین، معرفتِ الہی، فکرِ آخرت اور عملی راہنمائی کا نچوڑ ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو ان آیات کی تلاوت فرماتے اور روتے یہاں تک کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'واکُلْ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَكَبَّرْ فِيهَا' (تباہی ہے اس شخص کے لیے جس نے یہ آیات پڑھیں اور ان میں غور و فکر نہ کیا)۔

#### رکوع کے بنیادی مضامین اور علمی نکات

۱۔ کائنات میں تفکر اور اولو الالباب (عقل مندوں) کی نشانیاں (آیات ۱۹۰-۱۹۱):  
آسمانوں اور زمین کی تخلیق، دن اور رات کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں۔ اولو الالباب وہ ہیں جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور کائنات کے نظام میں غور و فکر کر کے پکار اٹھتے ہیں: 'رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُجُنَاكَ فَفَنَّا عَذَابُ النَّارِ' (اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد نہیں بنایا، تو پاک ہے، ہمیں آگ کے عذاب سے بچا)۔

۲۔ عقل مندوں کی دعائیں اور فکرِ آخرت (آیات ۱۹۲-۱۹۳):

اس رکوع میں مومنین کی جامع ترین دعائیں سکھائی گئی ہیں:

• عذابِ جہنم اور رسوائی سے پناہ۔

• ایمان لانے کی توفیق پر شکر اور گناہوں و برائیوں کی معافی۔

• خاتمہ بالخیر اور ابرار (نیک لوگوں) کے ساتھ موت کی التجا۔

• قیامت کے دن انبیاء کے وعدوں کے مطابق سرخروئی کی دعا۔

۳۔ قبولیت دعا اور مساواتِ مرد و زن (آیت ۱۹۵):

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور اسلامی مساوات کا اعلان فرمایا کہ مرد ہو یا عورت، نیک عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ نیز ہجرت کرنے والوں، راہِ خدا میں ستائے جانے والوں اور جہاد میں حصہ لینے والوں کے گناہ معاف کر کے انہیں جنت کے باغات دیے جائیں گے۔

۴۔ کفار کی ظاہری چمک دمک سے نہ دھوکہ کھانے کی ہدایت (آیات ۱۹۶-۱۹۷):

دنیا میں کافروں کی تجارتی خوشحالی اور ظاہری ٹاٹ باٹ محض چند روزہ فائدہ (متاعِ قلیل) ہے۔ ان کا اصلی اور ابدی ٹھکانہ جہنم ہے جو نہایت برا گہوارہ ہے۔

۵۔ اہل کتاب کے سچے مومنین کا تذکرہ (آیت ۱۹۹):

اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ پر، قرآن پر اور پچھلی کتب پر سچا ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی آیات کے بدلے دنیاوی مال نہیں بیچتے، ان کے لیے ان کے رب کے پاس دہرا اجر ہے۔

۶۔ کامیابی کا چار نکاتی منشور (آیت ۲۰۰ - اختتامِ سورت):

سورت کا اختتام چار عظیم احکام پر ہوتا ہے جو امتِ مسلمہ کی فردی و اجتماعی کامیابی کی ضمانت ہیں:

۱۔ اَصْبِرُوا (صبر کرو - ذاتی تکالیف و طاعات پر قائم رہو)۔

۲۔ صَابِرُوا (مقابلہ میں صبر کرو - دشمن کے مقابلے میں زیادہ ثابت قدم رہو)۔

۳۔ رَابِطُوا (سرحدوں پر پہرہ دو / عبادات پر مداومت کرو)۔

۴۔ وَاتَّقُوا اللَّهَ (اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح و کامیابی پا سکو)۔